بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن مجید کے الفاظ اور انداز بیان میں تدبر-13

اس عظیم مہینے میں قرآن مجید کے پیارے الفاظ اور خوبصورت انداز بیان پر غور و فکر کا درس جاری ہے۔

پچھلے درس میں والدین کے ساتھ احسان کے تعلق سے چند باتیں کی تھیں آج کے درس میں جہاں پر رکے تھے وہیں سے درس کا آغاز کرتے ہیں، اور قرآن مجید کی بعض پیاری آیتوں میں غور و فکر کرتے ہوئے ان دو سوالوں کے جوابات دینے کی کوشش کرتے ہیں:

1-اگر والدین کافر ہوں تب کیا کریں؟

2-یہ احسان کب تک رہتا ہے؟

پہلے سوال کا جواب:

اگر والدین کافر ہوں تب کیا کریں؟

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿١٥﴾﴾ [لقمان: 15]

والدین کافر اور مشرک ہیں اور اولاد پر شرک کا زور ڈالتے ہیں اور اس پر لگاتار جد وجہد بھی کرتے رہتے ہیں انکی یہ بات ہرگز نہیں ماننی چاہیے لیکن انکے ساتھ بھلائے میں بھی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیئے۔ وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا ۔ سبحان اللہ، اس لفظ معروفا پر ذرا غور کریں معروفا کیوں ہے بالمعروف نہیں ہے، جبکہ

جب قرآن مجید میں بیویوں کے ساتھ رہن سہن کا ذکر ہوا ہے اسکے ساتھ بالمعروف کا لفظ ہے، بعض مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿... وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ١٩﴾ [النساء: 19]

اور دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ..... ٢٣١﴾
[البقرة: 231]

والدین کے ساتھ معروفا کا لفظ ہے، اور بیویوں کے ساتھ بالمعروف کا لفظ ہے، دونوں میں کیا فرق ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں:

معروفاً: مفعول مطلق کی صفت ہے، اصل جملہ یہ ہے صاحبؤما فی الدنیا صِحابًا معروفًا یعنی معروف کے ساتھ نہیں بلکہ خود مکمل معروف ہونا چاہیے۔

بالمعروفِ: با کا حرف مصاحبہ اور ساتھ کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی بیویوں کے ساتھ معروف کے ساتھ رہو۔ اس معروف میں کمی پیشی ہوسکتی ہے، کیونکہ ازدواجی زندگی میں بیوی کی غلطیوں پر اسے ڈانٹا جا سکتا ہے، سمجھاتے ہوئے آواز بھی کبھی اونچی ہوسکتی ہے، ھجر بھی کیا جاسکتا ہے، مارا بھی جاسکتا ہے اور یہ سب شریعت کے حدود میں ہونا چاہیے اسکے باوجود بھی معروف باقی رہتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿....وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا ٣٤﴾ [النساء: 34]

جب ایسے معاملات سامنے آتے ہیں تو معروف میں کمی ہو ہی جاتی ہے۔

لیکن والدین کو اف کہنے کی بھی اجازت نہیں ہے اس ایک اف سے معروف ختم ہو جاتا ہے، جبکہ لفظ معروفا ہے جس میں تھوڑی کمی کی بھی گنجائش نہیں ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

دوسرے سوال کا جواب:

یہ احسان کب تک رہتا ہے؟

ہمیشہ تا قیامت بلکہ عجب بات ہے کہ قیامت کے دن میدان محشر میں بھی یہ احسان باقی رہتا ہے، ارشاد باری تعالٰی ہے:

﴿يُبَصَّرُونَهُمْ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ﴿١١﴾ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ﴿١٢﴾
وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ﴿١٣﴾ وَمَن فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنجِيهِ ﴿١٤﴾﴾ [المعارج: 11-14]

وہ انہیں دکھا دیئے جائیں گے مجرم چاہے گا کہ کاش اس دن کے عذاب کے بدلے وہ اپنے بیٹوں کو دے دے۔ اور اپنی بیوی اور بھائی کو۔ اور اپنے کنبے کو جو اسے پناہ دیتا تھا۔ اور تمام زمین والوں کو پھر اسے نجات دے دے۔

قیامت کے دن مجرم سب کو قربان کرنے کے لیے تیار ہو گا سوائے والدین کے ان آیات کریمہ میں والدین کا لفظ نہیں ہے باقی تمام رشتے داروں کا ذکر ہے کنبے سمیت بلکہ تمام دنیا والے لیکن والدین کا ذکر نہیں ہے کیونکہ مجرم بھی خوب جانتا ہے کہ اگر عذاب سے اپنی جان بچانے کے لیے والدین کا ذکر کیا تو اللہ تعالٰی کو شدید غصہ آئے گا کہ میں نے تمہیں والدین کے احسان کا حکم دیا ہے اور تم انہیں اپنی جان بچانے کے لیے قربان کرنا چاہتے ہو اور اسکے لیے مزید پکڑ اور عذاب کا باعث بنے گا، اسی لیے وہ قیامت کے دن میدان محشر

میں اور اس مشکل ترین وقت میں بھی یہ جرأت نہ کر سکے گا،اور والدین کے ساتھ یہ احسان اس عظیم دن تک بھی باقی رہے گا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

والدین کا یہ عظیم مقام اور انکے ساتھ احسان اور حسن سلوکی کی یہ انتہا میں نے اس پاک کتاب قرآن مجید کے علاوہ آج تک نہ کسی کتاب میں پڑھا ہے اور نہ ہی دنیا کے کسی بڑے دانشور یا عالم یا شاعر کی شاعری یا خیر خواہ کی کسی خیر خواہی میں دیکھا ہے اور نہ ہی کبھی سنا ہے اور نہ ہی یہ تا قیامت ممکن ہے کیونکہ یہ صرف رب کریم کا ان عظیم ہستیوں پر خاص کرم ہے جس کا انہیں ہمیشہ شکر کرنا چاہیے اور اولاد کو قدر کرنی چاہیے۔

آخر میں ایک تنبیہ ہے کہ:

جس پاک کتاب میں والدین کے متعلق اتنی تفصیل اور باریک بینی موجود ہے کہ والدین کے مقام کا بلند درجہ اور احسان کو کفر کی حالت میں بھی کیسے برقرار رکھا گیا ہے بلکہ روز محشر میں بھی اسے کیسے ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے اور ہر لفظ اپنی مناسب جگہ پر خوبصورت انداز میں بہت ہی قوی معنے کے ساتھ کیسے بیان ہوا ہے کب اور کہاں والدین کا لفظ ہونا چاہیے اور کہاں ابوین کا لفظ ہونا چاہیے، سبحان اللہ جس پاک کتاب میں یہ تفصیل موجود ہے کیا اس پاک کتاب میں اللہ تعالٰی کے پیارے نام اور صفات کاملہ کبھی بے معنی ہو سکتے ہیں یا تاویل کی ضرورت پڑ سکتی ہے؟ ہر گز نہیں واللہ۔ ہمارا ایمان ہے اللہ تعالٰی کے تمام پیارے ناموں اور صفات کاملہ پر جو قرآن مجید اور صحیح حدیث میں بیان ہوئے ہیں جیسا کہ اللہ تعالی کا شایان شان ہے بغیر تعطیل یا انکار کرنے کے، بغیر تحریف کرنے کے، بغیر کیفیت بیان کرنے کے اور بغیر تشبیہ یا مثلیت بیان کرنے کے، ارشاد باری تعالٰی ہے:

لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ(11) الشوری۔ کوئی چیز اس کی مثل نہیں، اور وہ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔ اور یہی عقیدہ اہل سنت والجماعت کا اللہ تعالٰی کے اسما اور صفات کے تعلق سے۔ واللہ أعلی وأعلم۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے قرآن وسنت کو صحیح سمجھنے اور منہج السلف الصالحین پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے،اور والدین کے اس بلند مقام کی قدر کرنے اور انکے ساتھ احسان کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے،اور جن کے والدین اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔آمین یارب العالمین۔

سبحانك اللهم وبحمدك أشهد أن لا إله إلا أنت أستغفرك وأتوب إليك

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظ اللہ) کے آڈیو درس (رمضان اور قرآن-13) سے لیا گیا ہے۔